Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | یکم ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ ۵ فتح ۱۳۵۴ہش ۵ دسمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر بتایا کہ شدید سر درد کی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے

اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے

"جہاں ظاہری اسباب موجود نہ تھے اللہ تعالیٰ نے بچاؤ کی ایک راہ نکال دی۔ اور اللہ تعالیٰ جو یہ فرماتا ہے کہ اس کے امر سے زمین و آسمان قائم ہیں تو غور کرو کہ وہ جنگل جہاں اِس قدر گرمی پڑتی تھی اور جہاں انسان کا نام و نشان نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو ایسا بابرکت بنا دیا کہ کروڑہا مخلوق وہاں جاتی ہے اور ہر مُلک اور ہر قوم کے لوگ وہاں موجود ہوتے ہیں۔ وہ میدان جہاں حج کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں، وہی جگہ ہے جہاں نہ دانہ تھا نہ پانی۔ اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہرِ بابلؔ کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیتِ ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور اُلّوؤں کا مسکن ہو گیا اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دُنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دُنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائضِ خداوندی فوت ہو جاتے ہیں اِس لئے مجبوری کی حالت میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے۔ مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر حکام سے نماز پڑھنے کی اجازت طلب کر لی جائے تو وہ اجازت دے دیا کرتے ہیں۔ نیز اعلیٰ حکّام کی طرف سے ماتحت افسروں کو اس بارہ میں خاص ہدایات ملی ہوئی ہیں۔ ترکِ نماز کے لئے ایسے بیجا عذر بجز اپنے نفس کی کمزوری کے اَور کوئی نہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم و زیادتی نہ کرو۔ اپنے فرائضِ منصبی نہایت دیانتداری سے بجا لاؤ۔"

(ملفوظات جلد اوّل صہ ۲۶۵)

احمدی ڈاکٹر جلسہ سالانہ پر اپنی خدمات پیش کریں

جیسا کہ احباب کو علم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے اس موقع پر تشریف لانے والے مہمانوں کے علاج معالجہ کے لئے فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں احمدی ڈاکٹروں کی خدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔

احمدی ڈاکٹروں سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ کے مبارک ایام (کم از کم ۲۵ تا ۲۹ دسمبر) کیلئے اپنی خدمات پیش کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں۔ ایسے احمدی ڈاکٹر صاحبان خاکسار کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں اور یہ بھی تحریر فرمائیں کہ وہ کتنے دن اس خدمت کے لئے دے سکیں گے؟

(ڈاکٹر صاحبزادہ) مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

ضروری اطلاع

انشاء اللہ العزیز آئندہ اتوار مورخہ ۷ فتح/دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو گی۔ اِس کے بعد جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے تا اطلاع ثانی ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ احباب مطلع رہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ اور مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کو ۲ دسمبر کو یارک شائر (انگلستان) میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا نواسہ اور محترم خان عبد السلام خان صاحب آف پشاور کا پوتا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ لمبی اور بااقبال زندگی عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ ر ماہِ فتح ۱۳۵۴ھ ش

۵ ر دسمبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی خدادانی کا حتمی اور یقینی ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی ہستی کے دو واضح ثبوت دئے ہیں۔ ایک تو اُس نے اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر آسمانوں اور زمین اور ان میں پائی جانے والی ہر شئے کی تخلیق اور ان میں پائے جانے والے خواص اور کائنات کے محکم و ابلغ نظام کو پیش کر کے انہیں اپنی ہستی اور غیر محدود صفات اور قدرتوں کی ایک محکم دلیل قرار دیا ہے۔ دوسرے اُس نے اُس کی ہستی پر حقیقی ایمان لانے اور سیدھی راہ پر گامزن رہنے والوں کے متعلق بتایا ہے کہ وہ مظاہر قدرت کے علاوہ جن سے اُس کی ہستی کا واضح اور بیّن ثبوت ملتا ہے خود بھی انہیں اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے اور وہ اِس طرح کہ وہ ان کی دعاؤں کو قبول کر کے اور قبولیّت کی اطلاع دے کر اور ان سے ہمکلام ہو کر ان کے ایمان کو حقیقی معرفت سے ہمکنار کر دکھاتا ہے۔

جہاں تک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور کائنات کے محکم و ابلغ نظام کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے کائنات میں پائی جانے والی ایک ایک شئے کا نام لے کر اور اس میں پائی جانیوالی خاصیتّوں کی طرف اشارہ کر کے اپنی ہستی کا اِس کثرت سے ثبوت دیا ہے کہ ایسی جُملہ آیاتِ قرآنی کو یکجا کیا جائے تو اِس کے لئے ایک علیحدہ دفتر درکار ہو گا۔ اُس نے رات اور دن کے تسلسل پھر رات اور دن کے گھٹنے بڑھنے، موسموں کی تبدیلی، اندھیرے اُجالے، موت و حیات، سائے کے لمبا اور چھوٹا ہونے، جمادات، نباتات اور حیوانات کو وجود بخشنے، ہر جاندار اور بے جان کے جوڑے پیدا کرنے، بارش کے برسنے اور مُردہ زمین میں جان پڑنے، پھلوں اور اناج وغیرہ کے پیدا ہونے الغرض کائنات کی ہر شئے کے انسان کی خدمت پر مامور ہونے کا بار بار اور بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے اور لوگوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اُس کی ہستی اور غیر محدود صفات اور قدرتوں پر ایمان لائیں۔ اِسی لئے فرمایا:۔

اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُھُمْ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۸۶)

ترجمہ :۔ کیا وہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت پر غور نہیں کرتے اور ہر اُس چیز پر جس کو اللہ نے پیدا کیا ہے (اور اِس بات پر بھی کہ) شاید ان کی تباہی کی مدّت قریب آ گئی ہو۔ پھر اِس کھلی بات کے بعد وہ کس بات کے ذریعہ ایمان لائیں گے۔

جہاں تک مظاہرِ قدرت کے علاوہ اپنے حقیقی بندوں کو خود اپنی ہستی اور اپنے قادرِ مطلق ہونے کا ثبوت دینے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اپنے رسُولوں کو مبعوث کر کے اور بظاہر نامساعد اور انتہائی مخالف حالات میں اپنی تائید و نصرت سے نواز کر انہیں ان کے مشن میں کامیاب کرتا اور اپنی ہستی اور قدرتِ کاملہ کا ثبوت دیتا رہا ہے اور علی الخصوص اُمّتِ محمّدیہ میں سے حقیقی مومنوں کو اُس نے ایک خاص بشارت سے نوازا ہے اور وہ یہ کہ وہ ان پر اپنے فرشتے نازل کر کے انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازے گا اور اِس طرح اپنی ہستی ہی کا نہیں بلکہ اپنی معیّت کا ثبوت دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ (حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ :۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر سیدھی راہ پر لگے رہتے ہیں ان پر فرشتے اُترتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اِس جنّت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دُنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے۔ اور اس میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو ملے گا یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہو گا۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے خداشناسی کا انحصار نہ تو صرف مظاہرِ قدرت پر رکھا ہے اور نہ گزشتہ قصّوں پر بلکہ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نشان دکھا کر اپنی ہستی اور قدرتِ کاملہ کا ثبوت دیتا ہے اور اِس طرح اپنے حقیقی بندوں کے ایمان کو حقیقی معرفت کے رنگ میں پختہ سے پختہ تر کرتا چلا جاتا ہے اور یہ تازہ بتازہ نشان ہی خداشناسی کا اصل ذریعہ ہوتے ہیں جن کے مشاہدہ کے بعد ہستی باری تعالیٰ اور اس کی قدرتِ کاملہ کے انکار کی سِرے سے کوئی گنجائش باقی ہی نہیں رہتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام خداشناسی کے اِس حتمی اور یقینی ذریعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقی خدادانی تمام اِسی میں منحصر ہے کہ اُس زندہ خدا تک رسائی ہو جائے کہ جو اپنے مقرب انسانوں سے نہایت صفائی سے ہمکلام ہوتا ہے اور اپنے پُرشوکت اور لذیذ کلام سے ان کو تسلّی اور سکینت بخشتا ہے اور جس طرح ایک انسان دوسرے انسان سے بولتا ہے ایسا ہی یقینی طور پر جو بکلّی شک و شبہ سے پاک ہے ان سے باتیں کرتا ہے، ان کی بات سُنتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے اور انکی دعاؤں کو سُنکر دعا کے قبول کرنے سے ان کو اطلاع بخشتا ہے اور ایک طرف لذیذ اور پُرشوکت قول سے اور دوسری طرف معجزانہ فعل سے اور اپنے قوی اور زبردست نشانوں سے ان پر ثابت کر دیتا ہے کہ مَیں ہی خدا ہوں۔ وہ اوّل پیشگوئی کے طور پر ان سے اپنی حمایت اور نصرت اور خاص طور کی دستگیری کے وعدے کرتا ہے اور پھر دوسری طرف اپنے وعدوں کی عظمت بڑھانے کے لئے ایک دُنیا کو ان کے مخالف کر دیتا ہے اور وہ لوگ اپنی تمام طاقت اور تمام مکر و فریب اور ہر ایک قسم کے منصوبوں سے کوشش کرتے ہیں کہ خدا کے ان وعدوں کو ٹال دیں جو اس کے ان مقبول بندوں کو حمایت اور نصرت اور غلبہ کے بارہ میں ہیں۔ اور خدا ان تمام کوششوں کو برباد کرتا ہے۔ وہ شرارت کی تخم ریزی کرتے ہیں اور خدا ان کی جڑ باہر پھینکتا ہے۔ وہ آگ لگاتے ہیں اور خدا اس کو بجھا دیتا ہے۔ وہ ناخنوں تک زور لگاتے ہیں، آخر خدا ان کے منصوبوں کو انہی پر الٹا کر مارتا ہے۔ خدا کے مقبول اور راستباز نہایت سیدھے اور سادہ طبع اور خدا تعالیٰ کے سامنے ان بچّوں کی طرح ہوتے ہیں جو ماں کی گود میں ہوں۔ اور دُنیا ان سے دشمنی کرتی ہے کیونکہ وہ دُنیا میں سے نہیں ہوتے، اور طرح طرح کے مکر اور فریب ان کی ہیخکنی کے لئے کئے جاتے ہیں، قومیں ان کے ایذا دینے کے لئے متفق ہو جاتی ہیں اور تمام نااہل لوگ ایک ہی کمان سے ان کی طرف تیر چلاتے ہیں اور طرح طرح کے افتراء اور تہمتیں لگائی جاتی ہیں تا کہ کسی طرح وہ ہلاک ہو جائیں اور ان کا نشان نہ رہے مگر آخر خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پوری کر کے دکھلا دیتا ہے۔ اسی طرح ان کی زندگی میں یہ معاملہ ان سے جاری رہتا ہے کہ ایک طرف وہ مکالماتِ صحیحہ واضحہ یقینیہ سے مشرف کئے جاتے ہیں اور امورِ غیبیہ جن کا علم انسانوں کی طاقت سے باہر ہے ان پر خدائے کریم و قدیر اپنے صریح کلام کے ذریعہ سے منکشف کرتا رہتا ہے اور دوسری طرف معجزانہ افعال سے جو اُن اقوال کو سچ کر کے دکھلاتے ہیں ان کے یقین کو نورٌ علیٰ نور کیا جاتا ہے۔۔۔ پس جو مذہب اُس خدا کو جس کا اِن صفات سے متصف ہونا ثابت ہے پیش نہیں کرتا اور ایمان کو صرف گزشتہ قصّوں کہانیوں اور ایسی باتوں تک محدود رکھتا ہے جو دیکھنے اور کہنے میں نہیں آئی ہیں وہ مذہب ہرگز سچّا مذہب نہیں ہے۔ اور ایسے فرضی خدا کی پیروی ایسی ہے کہ جیسے ایک مُردہ سے توقع رکھنا کہ وہ زندوں جیسے کام کرے گا۔ ایسے خدا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے جو ہمیشہ تازہ طور پر اپنے وجود کو آپ ثابت نہیں کرتا گویا وہ ایک بُت ہے جو نہ بولتا ہے اور نہ سُنتا ہے اور نہ سوال کا جواب دیتا ہے اور نہ اپنی قادرانہ قوّت کو ایسے طور پر دکھا سکتا ہے جو ایک پکّا دہریہ بھی اس میں شک نہ کر سکے۔"

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم صہ ۲۱ تا صہ ۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ ناسخ و منسوخ اور اسکے پانچ خطرناک نقصانات

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد، گھٹیالیاں

قرآن مجید خدا تعالیٰ کی وہ آخری مقدس کتاب ہے جو گم گشتگان راہِ ہدایت انسانوں کی راہنمائی کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ وہ مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کو صحرا نشینانِ عرب نے اپنا دستور العمل بنایا اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا کر دکھایا جس سے روئے زمین پر روحانیت اور خیر و برکت کے چشمے ابلنے لگے۔ دلوں کو سکون و آرام کی دولت نصیب ہوئی اور یہ جنت ارضی . . . . جو فتنہ و فساد کی آماجگاہ بن چکی تھی۔ امن و محبت کا گہوارہ بن گئی۔ جہاں مسرتوں کی کھیتیاں لہلہاتی اور امنگوں کے پھول کھلتے تھے

مگر یہ ایک دلخراش حقیقت ہے کہ جب خلافت راشدہ کے بعد ملوکیت کا دور دورہ ہوا تو آہستہ آہستہ مسلمانوں میں زمانہ جاہلیت کی قباحتیں لوٹ آنے لگیں اور ان میں وہ لوگ پیدا ہوگئے جنہوں نے قرآن مجید میں عدم ترتیب اور تقدیم و تاخیر کا مسئلہ ڈھونڈ نکالا اور اسکے حقائق و معارف کے بیکراں سمندر کو اسرائیلی روایات کی تنگ نالی میں محصور کر دیا اور آیات بینات ان سے حل نہ ہوسکیں ان کو ناسخ و منسوخ کے گورکھ دھندہ میں الجھا کر یہ فتوے دے دیا کہ قرآن مجید کو اس وقت تک پڑھنا جائز نہیں جب تک قاری کو ناسخ و منسوخ آیات کا پورا پورا علم نہ ہو تا ایسا نہ ہو کہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دے دے چنانچہ علامہ ابن خزیمہ فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ کسی شخص کو قرآن مجید پڑھنا جائز نہیں جب تک کہ ناسخ و منسوخ کو نہ جانتا ہو کیونکہ اگر وہ ناسخ و منسوخ کو نہ جانتا ہوگا تو حرام کو حلال قرار دے گا اور حلال کو حرام قرار دے گا اور ناجائز کو جائز"

علامہ ابوالقاسم فرماتے ہیں:۔

"یہ فتوے بالکل درست ہے اسلئے اگر کوئی شخص ناسخ و منسوخ کو نہ جانتے ہوئے لوگوں کو قرآن سنائے گا تو امر کو نہی کے ساتھ اور جائز کو ناجائز کے ساتھ ملا دے گا"

(الناسخ والمنسوخ ص۳)

جماعت اسلامی کا آرگن تسنیم لکھتا ہے

"علوم قرآنی میں علم النسخ کی اہمیت بالکل عیاں ہے حضرت ابن عباسؓ اس بحر ذخار کے بھی شناور تھے اور تمام ناسخ و منسوخ احکام ان کے ذہن میں مستحضر تھے یہ اس کو اس قدر اہمیت دیتے تھے کہ بغیر اس پر حاوی ہوئے وعظ کی لب کشائی کی اجازت نہ دیتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی راستے سے گزر رہے تھے ایک واعظ وعظ کہہ رہا تھا۔ اس سے پوچھا ناسخ و منسوخ جانتے ہو؟ کہا نہیں۔ فرمایا۔ تو تم خود بھی ہلاک اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا ہے۔

(تسنیم قرآن نمبر ۱۹۵۹ء ص۹۶)

سیارہ ڈائجسٹ کے مشہور آفاق قرآن نمبر میں مرقوم ہے

"جمہور علماء قرآن نسخ کے قائل ہیں۔ ان کے درمیان اگر اختلاف ہے تو تفصیلات میں ورنہ بجائے خود قرآن کے بعض احکام سے اس بات کی واضح شہادت ملتی ہے کہ ایک حکم ایک زمانے تک کے لئے تھا پھر اس کی جگہ دوسرا آیا"

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر ۱۹۶۹ء ص۶۰۷)

جماعت غرباء اہلحدیث کے امام لکھتے ہیں

"امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔ والمسلمون کلھم متفقون علی جواز النسخ فی احکام القرآن لما فی ذالک من الحکمۃ البالغۃ وکلھم قال بوقوعہ۔ (تفسیر ستاری سورۃ بقرہ ص۲۹۰)

یعنی کہ تمام مسلمان قرآن مجید میں نسخ کے جواز کے قائل ہیں۔ کیونکہ اس کی تہ میں حکمت بالغہ پوشیدہ ہے اور سب نے ہی اسکے عملی وقوع کا فتویٰ دیا ہے۔

پھر ستم یہ ہے کہ اکثر علماء نے تو یہاں تک فتویٰ دیدیا کہ حدیث بھی قرآن مجید کی ناسخ ہوسکتی ہے۔ تفسیر احسن التفاسیر میں لکھا ہے۔

"اکثر علماء کا یہ مذہب ہے کہ صحیح حدیث سے قرآن شریف کی آیت منسوخ ہوسکتی ہے"

(بحوالہ تفسیر ستاری ص۴۸)

جناب ڈاکٹر صبحی محمصانی لکھتے ہیں

"امام مالکؒ، اصحاب ابو حنیفہؒ اور بعض اہل ظاہر کے نزدیک حدیث سے آیت قرآنی کا منسوخ ہونا جائز ہے"

(فلسفہ شریعت اسلام ص۱۵۰)

قائلینِ نسخ کے ان فتاوی کا یہ نتیجہ ظاہر و باہر ہے کہ وہ قرآن مجید جو "ھدًی للنّاس" اور "بشرٰی للمؤمنین" بن کر آیا تھا اور جسے "ذکرٌ للعالمین" قرار دیا گیا تھا۔ مسلمان آہستہ آہستہ اس سے غافل ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ آج ان کی وہی حالت ہوگئی ہے جس کے متعلق جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے یہ فرمایا تھا کہ مسلمانوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا۔ جب وہ قرآن مجید کو چھوڑ دیں گے تو وہ نہ صرف یہ سن کر دریائے حیرت میں کھو گئے تھے۔ بلکہ بعض نے تو دربار نبوی میں برملا یہ عرض کر دیا تھا کہ قرآن مجید ہم سے کس طرح دور ہو سکتا ہے جب کہ ہم خود قرآن مجید پڑھتے ہیں اور آگے اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اور وہ اپنے بچوں کو پڑھائیں گے لیکن آج وہی قرآن مجید ہے کہ مسلمان اس کو چھوڑ چکے ہیں۔ اس کی تعلیمات سے منہ موڑ چکے ہیں۔ یہاں تک کہ آج اس کا وجود محض قسمیں کھانے کے لئے رہ گیا ہے۔ یا پھر خوشنما رنگین غلافوں میں لپیٹ کر اسے طاقوں میں رکھا جاتا ہے۔

غور فرمایئے اگر جب قرآن مجید کی اس حالت زار کو دیکھ کر ہر عاشق قرآن کا کلیجہ پھٹ جاتا ہے تو کیا اس سے عرش الٰہی نہ کانپ اٹھا ہوگا اور کیا ربّ القرآن نے اپنے وعدے کے مطابق اس رجل عظیم کو دنیا میں برپا نہ کیا ہوگا۔ جو اس کی حفاظت کرتا اور اپنا تن من دھن قربان کر کے اس کی عظمت کو دوبارہ دوبالا کرتا۔ کیونکہ اس کا اپنا وعدہ ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

کہ ہم نے ہی اس قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اس کے رسول مقبول نے امت سے یہ وعدہ کیا تھا لَوْ کَانَ الْقُرْاٰنُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَآءِ فَارِسَ کہ آخری زمانے میں جب قرآن مجید ثریا پر چلا جائے گا تو ابنائے فارس میں سے ایک عظیم الشان انسان اسکو دنیا میں واپس لائے گا

ہم اس بات کے زندہ گواہ ہیں کہ جب دنیا سے قرآن مجید اٹھ گیا تھا خدا کا وہ پیارا بندہ دنیا میں آیا اور اس نے پوری شان و شوکت سے عظمت قرآن کے سلسلہ میں یہ زبردست اعلان فرمایا:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور اس کا ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام و اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے"

(ازالہ اوہام ص۱۳)

نیز فرمایا:۔

"علماء نے مسامحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنی کا ناسخ قرار دیا ہے . . . . لیکن حق یہی ہے کہ . . . . . . حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے"

(الحق لدھیانہ ص۹۱)

پھر فرمایا:۔

"میں اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں . . . . اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہ ہوگا"

(نشان آسمانی ص۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزید فرماتے ہیں :-
"قرآن شریف حکمتوں اور
معارف کا جامع ہے۔ اور
وہ رطب و یابس۔ فضولیات
کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں
رکھتا۔ ہر امر کی تفسیر خود کرتا
ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں
کا سامان اس کے اندر موجود
ہے وہ ہر ایک پہلو سے نشان
اور آیت ہے اور اگر کوئی
اس کا انکار کرے تو ہم ہر
پہلو سے اس کا اعجاز ثابت
کرنے اور دکھانے کو تیار ہیں"
(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۹)

بے شک ہم جانتے ہیں کہ جب حضرت
مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
یہ اعلان فرمایا تھا کہ قرآن مجید میں کوئی
ناسخ یا منسوخ آیت نہیں ہے۔ تو اس کو
سنتے ہی ناسخ و منسوخ کے معتقدین نے
آپ کے خلاف یہاں تک فتویٰ دے دیا تھا
کہ :-

"یمنعون النسخ فی الشریعۃ
المحمدیۃ فیتقربون
بذالک الی الیہود"
(مجلۃ المعرفۃ بابت اکتوبر ۱۹۳۲ء)

احمدی لوگ شریعت اسلامیہ میں
نسخ کا انکار کرتے ہیں اور اس
طرح یہ لوگ یہودیوں کے قریب
پہنچ جاتے ہیں۔

ناسخ و منسوخ کے حامیوں کی یہ وہ صدائے
بازگشت ہے جو صدیوں کے بعد ایک دفعہ
پھر عالم اسلام میں پورے جوش و خروش
سے گونجی ہے ورنہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ وہ
زمانہ بیت گیا ہے جب علماء نے یہ فتویٰ
دیا تھا۔

"قالت الملحدۃ لیس فی القرآن
ناسخ ولا منسوخ وھؤلاء
قوم وافقوا الیہود و
جمیعًا عن الحق صدوا
وخالفہم علی اللّٰہ ردّوا"
(الموجز صفحہ ۲۶۱)

یعنی ملحد کہتے ہیں کہ قرآن میں ناسخ
و منسوخ نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں
جو یہود کے مشابہ ہوئے حق سے
روکنے والے بنے اور اللہ پر افترا
کرنے کی وجہ سے راندۂ درگاہ الٰہی
ٹھہرے"۔

اللہ اللہ! وہ بندگانِ خدا جو دنیا
میں قرآن مجید کی عظمت و بزرگی کو قائم
کریں اور اس امر کا اظہار فرمادیں کہ قرآن مجید
ہی وہ مبارک کتاب ہے جو ہر شک و شبہ
سے پاک اور ہر اختلاف سے منزہ
ہے اس کی صداقتیں ابدی اور غیر متبدل
ہیں۔ اس کی ہدایتیں بنی نوع انسان
کے لئے مشعلِ راہ ہیں اور اس میں کوئی
نقطہ اور شوشہ تک غیر ضروری نہیں
ہے وہ تو ٹھہریں کافر ——— اور یہ
جو اس کی زبردست حقانیت کو یہ کہہ
کر سبوتاژ کریں۔ کہ اس میں اختلاف
و تناقض کی موجیں رواں دواں ہیں
اور اس میں پانچ سے پانچ سو آیات
تک ناسخ و منسوخ ہیں۔ وہ ٹھہریں
پکے مسلمان ؎

خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیے
ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیے

آئیے! اب ہم مسئلہ ناسخ و منسوخ
کے بعض خطرناک نقصانات کی نشاندہی
کریں۔

پہلا نقصان :- قرآن مجید

خداتعالیٰ کی وہ مقدس کتاب ہے جس
کی عظمت شان کے متعلق وہ خود کہتا
ہے ——— ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ
فِیْہِ۔ کہ یہی وہ کامل کتاب ہے جس کی
عظمتوں اور ہدایتوں میں کوئی شک و
شبہ نہیں۔ اس کو شاہراہِ زندگی میں
مشعلِ راہ اور دستور العمل بناتے وقت
کسی بھی انسان کے دل میں دغدغہ اور
پریشانی پیدا نہیں ہوگی اور نہ ہی اسکے
ذہن و قلب پر کوئی ہیجانی کیفیت
چھائے گی۔

غور فرمائیے! کہ جب ہم قرآن مجید
میں ناسخ و منسوخ آیات کا عقیدہ اپنائیں
گے۔ تو ہم کس قدر شک و شبہ کا شکار
ہو جائیں گے مجھے کہنے دیجئے! کہ ہر قرآنی
آیت کو تلاوت کرتے وقت ہمارے دل
سے یہ صدا بلند ہو رہی ہوگی کہ دیکھنا جس
آیت کے حسن و جمال پر تم فریفتہ ہو رہے
ہیں اس کو کوئی عالم دین منسوخ الحکم
یا منسوخ التلاوت تو نہیں قرار دے چکا؟
پس ان حالات میں جبکہ علمائے ناسخ
و منسوخ قرآن مجید کی کل آیات کی تعیین نہ فرمائیں
کوئی کس طرح قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا
ہے اور ستم یہ ہے کہ یہ راہبرانِ دین اس
مشکل کام کو کر کس طرح سکتے ہیں؟ جبکہ
ان کے مسلمات کے مطابق نہ خدا نے یہ
کام کیا؟ اور نہ ہی اس کے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ ظاہر ہے
کہ قرآن مجید کے ساتھ اس سے بڑھ کر
اور کیا دشمنی ہوگی کہ یہ مانا جائے کہ اس
میں پانچ سے پانچ سو آیات تک ایسی
ہیں کہ جن کو پڑھنا یا ان پر عمل کرنا گناہ
ہے۔ اور اگر ان آیات کی بابت ہم سے
پوچھو گے تو ہم تمہیں بتا بھی نہیں سکیں گے
بس یہی بات ہے ؎

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

دوسرا نقصان :- مسئلہ ناسخ

و منسوخ کا یہ نقصان بھی ظاہر و باہر ہے
کہ اس کو ماننے کی وجہ سے ماننا پڑتا ہے کہ
قرآن مجید میں اختلاف موجود ہے کیونکہ
جو آیت ناسخ ہوگی وہ منسوخ نہ ہوگی
اور جو منسوخ ہوگی وہ ناسخ نہ ہوگی۔
لطف یہ ہے کہ یہ بات خود اس مسئلہ
کے معتقدین کو بھی مسلّم ہے چنانچہ ستارہ
ڈائجسٹ کے قرآن نمبر میں نسخ کی شرائط
میں سے دوسری یہ بیان کی گئی ہے

"دونوں حکموں میں حقیقی تعارض
اور تضاد ہو۔ اور دونوں کے درمیان
تطبیق نہ دی جا سکے"
(ستارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر صفحہ ۶۰۶ ۱۹۷۰ء)

علامہ محمود شلتوت لکھتے ہیں :-

القول بالنسخ فی ھذہ
الآیات یتضمن الاعتراف
بالتناقض۔
(رسالۃ الدعوۃ المحمدیۃ صفحہ ۱۴)

کہ "قرآنی آیات میں نسخ ماننے کا یہ
مطلب ہے کہ ان میں تناقض کے
وجود کو تسلیم کیا جائے"

ظاہر ہے کہ اگر یہ مان لیا جائے
کہ قرآن مجید میں ناسخ و منسوخ آیات
موجود ہیں تو یہ ماننا پڑے گا کہ قرآن مجید
میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ
بات ربّ القرآن کو باور نہیں وہ تو
علی الاعلان کہتا ہے

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ
عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا
فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا

کیا یہ لوگ قرآن مجید پر غور نہیں
کرتے کہ وہ کس ڈنکے کی چوٹ
اعلان کر رہا ہے کہ اگر وہ غیر اللہ
کی طرف سے ہوتا تو اس میں ضرور
اختلاف پایا جاتا۔ پس مسئلہ ناسخ
و منسوخ کا یہ ایک خطرناک نقصان
ہے کہ اس کو ماننے کی وجہ سے اقرار کرنا پڑتا
ہے کہ قرآن مجید میں اختلاف پایا جاتا ہے
حالانکہ قرآن مجید اس نقص سے بالکل
پاک اور صاف ہے۔

تیسرا نقصان :- قائلینِ نسخ

اس بات کے بھی معتقد ہیں کہ قرآن مجید
کی بعض آیات اس رنگ میں بھی منسوخ ہیں
کہ ان کا حکم تو موجود ہے مگر وہ آیات قرآن مجید
سے مفقود ہیں۔ بلکہ بعض تو یہ بھی کہتے
ہیں کہ کچھ آیات ایسی بھی ہیں جو ایک ہی دم
میں سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کے جلیل القدر صحابہ کے صفحۂ
ذہن سے محو ہو گئی تھیں۔

آہ غضب ہے غضب سر میور اور نولڈیکے
ایسے متعصب مستشرقین یورپ تو انتہائی
تعصب اور دشمنی میں بھی یہ اقرار کرتے
ہیں کہ قرآن مجید کا ہر لفظ اور آیت جس
طرح اترے تھے اسی طرح قرآن مجید میں
محفوظ ہیں مگر ایک ہیں یہ ہمارے علمائے
اسلام جو کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔
سر میور لکھتا ہے :-

WE MAYUPON THE STRONGEST PRESHM-PTION AFFISON TRAT EVERYVERSE IN THE QUSAN IS GENKINE AND UNALTERED COMPOSITION OF MOHAMMAD HIMSELF."

"ہم نہایت پختہ قیاسات کی بنیاد پر
کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک آیت جو قرآن
میں ہے وہ اصلی ہے اور محمد (صلی
اللہ علیہ وسلم) کی غیر محرّف ہے
نولڈیکے رقمطراز ہے :-

EFFORTS OF EUROPEAN SCHOLARS TO PROVE THE EXISTENCE OF LATERPOLATION IN QURAN HAVE FAILED."

(انسائیکلو پیڈیا آف برٹینیکا
زیر لفظ قرآن)

"یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ وہ
ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے
زمانہ میں بھی کوئی تبدیلی ہوئی ہے
بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں"۔

اُف! یہ کیسی ٹریجڈی ہے کہ دشمن تو انتہائی
دشمنی اور تعصب میں بھی یہ اقرار کرتے
ہیں۔ کہ قرآن مجید جیسا اترا تھا ویسا ہی
آج تک محفوظ ہے۔ مگر ایک ہیں محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کے بعض نام لیوا اور عاشقانِ
قرآن مجید جو علی الاعلان کہہ رہے ہیں
کہ جی نہیں حضرات قرآن! آپ غلط کہتے
ہیں۔ قرآن مجید میں تو کچھ ایسی آیات بھی
موجود تھیں جو آج اس میں نظر نہیں آتیں
ہیں۔ آہ ثم آہ!! ؎

یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
ہوئے تم دوست جس کے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ اکتوبر ۱۹۷۵ء

امداد طلبہ سے مستحق طلبہ کو تعلیمی امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کے لئے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب
" چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" مرزا غلام احمد صاحب
" مولوی سلطان محمود انور صاحب
" ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
" عبدالغفور صاحب خالد کرک لاہور
از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن کرک شہید
" مرزا محمد عثمان صاحب
" الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی کراچی
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" ملک عبدالرب صاحب ربوہ
" نور احمد صاحب مرتضےٰ ربوہ
محترمہ مجیدہ بیگم شاہ نواز صاحبہ کراچی
محترم گیانی عباد اللہ صاحب
" رشید احمد صاحب چغتائی
" محمد صدیق صاحب کوٹلی آزاد کشمیر
" احسان الحق صاحب "
" محمد اشرف صاحب بٹ
" شیخ محمد اقبال صاحب سرگودھا
محترمہ امۃ اللہ جان صاحبہ سرگودھا
از طرف آصف مرحوم۔
محترم سیف اللہ صاحب شاہد نبی سر رود سندھ۔
" حکیم سید عبدالرحمٰن صاحب ربوہ
" محمد بشیر احمد علی صاحب
محترمہ فرخندہ اسلم صاحبہ لاہور
" والدہ صاحبہ مکرم محمد احمد صاحب حامی ربوہ
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب لاہور
" ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ پشاور چھاؤنی
محترم لیفٹیننٹ کرنل ضیاء الدین صاحب راولپنڈی
" ملک صاحب لاہور
محترمہ والدہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر اختر محمود صاحب لاہور
محترم ملک عبدالباسط خان صاحب لاہور
محترمہ ظہور اقبال بیگم صاحبہ لاہور
محترم شیخ رفیق احمد صاحب آف لیبیا
" چوہدری منیر نواز صاحب لاہور

محترم علیم الدین صاحب لاہور
" عبدالحق صاحب لاہور
" شیخ مبارک محمود صاحب لاہور
" چوہدری حفیظ احمد صاحب "
" عزیز احمد صاحب لاجیکی ربوہ
" راجہ محمد نواز صاحب بھلوال
" ماسٹر عطاء محمد صاحب ربوہ
محترمہ آمنہ بی بی شاہ صاحبہ آف امریکہ
بذریعہ مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ
محترم عبدالرزاق صاحب ربوہ
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم مرزا شمیم احمد صاحب ربوہ
محترم منتظم مال صاحب ہوسٹل جامعہ احمدیہ
" چوہدری غلام احمد صاحب ۴۰ گ ب لائل پور۔
" چوہدری محمد یوسف صاحب ربوہ
" ٹھیکیدار عبدالغنی صاحب ربوہ
" نذیر احمد صاحب کرونڈی
" نعمت اللہ صاحب ربوہ
" بشارت احمد صاحب ربوہ
" محمود احمد صاحب گولڈ سمتھ ربوہ
" عبدالکریم صاحب ربوہ
" محمد یٰسین صاحب ربوہ
" منصور احمد صاحب ربوہ
عزیزم کلیم احمد ابن مکرم صدیقی احمد صاحب طاہر ربوہ
محترمہ مسز ظفر ملک صاحبہ ربوہ
محترم نذیر احمد صاحب ربوہ
" پیر مبارک احمد صاحب ربوہ
" حمید احمد صاحب خالد ربوہ
محترمہ صادقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد۔

جماعت ہائے احمدیہ:۔
سرگودھا شہر۔ راولپنڈی۔ کراچی۔ حافظ آباد۔ مریدکے۔ کوئٹہ۔ بہاولپور۔ اوکاڑہ۔ محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) ٹیکسلا۔ شیخوپورہ۔ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ جہلم۔ کرونڈی۔ وہاڑی اور بوریوالہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے! (مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

۱۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار اور برادرم محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی خوش دامن صاحبہ محترمہ کریم بی بی بیوہ محترم حکیم عبدالحق صاحب آف شاہدرہ و گکھڑ بعمر قریباً اسی سال مورخہ ۳۰ نومبر بوقت سوا چار بجے شام بقضاءِ الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ موصیہ تھیں اگلے روز یکم دسمبر کو دس بجے صبح نماز جنازہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے احاطہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اجتماعی دعا کرائی۔

مرحومہ نے دو لڑکے چار لڑکیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے چھوٹی بیٹی سکینہ بیگم اہلیہ عبدالرشید صاحب نیاز درویش قادیان میں مقیم ہیں۔ مرحومہ نماز روزہ کی پابند، ملنسار، مہمان نواز اور حقوق اللہ و حقوق العباد ادا کرنے کا خاص خیال رکھا کرتی تھیں۔ ستائیس سال کا لمبا عرصہ بیوگی میں بڑے صبر سے گزارا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرما کر جنت میں اپنی رضا کا مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ (پروفیسر) محمد عثمان صدیقی صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ مکرم محمود احمد صاحب عارف سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ کے والد محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب مالی صرف دو تین دن بیمار رہ کر مورخہ ۳۰ نومبر اور یکم دسمبر ۱۹۷۵ء کی درمیانی شب بعمر ۸۷ سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

چوہدری صاحب مرحوم موصی تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے دیرینہ خادموں میں سے تھے۔ بڑے سادہ طبیعت، مخلص، پرہیزگار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ یکم دسمبر (بروز سوموار) کو بعد نماز عصر محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین (شریف احمد دفتر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم محمد سمیع حامی نے امسال طبیہ کالج ربوہ سے فاضل الطب والجراحت کا امتحان پاس کیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی اس کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

محمد رفیع ناصر
ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ

بازیافت نقدی

یکم دسمبر کو کچھ نقدی گری ہوئی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر مجھ سے مکان نمبر ۱۶/۱۵ دارالیمن ربوہ سے لے لیں۔

امین الدین طاہر
بیت المال آمد۔ ربوہ

پرانی اور پیچیدہ امراض کے کامیاب علاج کیلئے مفصل لکھیں
ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایس۔ اے۔ رحمٰن۔ آر۔ ایم۔ پی
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال
رحمت بازار۔ ربوہ

طارق ٹریول سروس
(اہلِ ربوہ کی سہولت کے لئے)
دنیا میں کسی بھی جگہ کسی بھی وقت کسی بھی ائیرلائنز سے جانا چاہیں ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے نیز انٹرنیشنل بکنگ، فضائی معلومات اور مشرقِ وسطیٰ جانے والے خواہشمند حضرات بھی رابطہ قائم کریں۔
طارق ٹریول سروس
ٹرانسپورٹ ہاؤس لاہور
برانچ مکان ۱۹/۱۷ خادم منزل دارالرحمت وسطی ربوہ

آپ کی صحت کا ضامن
شہرۂ آفاق ادویات کا مرکز
دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس ۲۴/- روپے
اکسیر اولادِ نرینہ اولادِ نرینہ کے لئے قیمت ۲۵/- روپے
زدجام عشق طاقت کی دوا قیمت ۴۰/- روپے
ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۵۳۴

عیدالاضحی اور قربانی کی کھالوں کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیدالاضحی کے مبارک ایام قریب آرہے ہیں۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور قربانی کی توفیق پاتے ہیں۔ اس موقعہ پر عید فنڈ کی وصولی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہوگی۔ یہ فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ درحقیقت اس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقعہ پر دینِ اسلام کی ضرورتیں بھی نظرانداز نہ ہوں۔

قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ جملہ وصول شدہ رقوم افسر صاحب خزانہ کے نام بمد عید فنڈ مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ البتہ جو آمد قربانی کی کھالوں سے ہو وہ مقامی فنڈ میں محسوب ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ تحریر ہے کہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل الٰہی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کھاریاں مورخہ ۲۵/۱۱/۷۵ بروز منگل ۲½ بجے بعد دوپہر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ۲۶/۱۱/۷۵ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں اسی روز تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے صحابی حضرت مولوی فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں جن کا نام انجام آتھم میں ۳۱۳ اصحابہ کی فہرست میں ۲۰۰ پہ درج ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مدرسہ احمدیہ کے ابتدائی اساتذہ میں سے تھے۔ مرحومہ محترم ڈاکٹر ضیاءالدین صاحب واقفِ زندگی (حال نائیجیریا) کی پھوپھی اور محترم محمد اسمٰعیل صاحب خالد سابق مینیجر اسٹیٹس واقع سندھ کی خالہ تھیں۔ بہت سی نیک صفات کی مالکہ تھیں اور ایک لمبے عرصہ تک بطور صدر لجنہ اماءاللہ کھاریاں خدمتِ سلسلہ کی توفیق پائی۔ مرحومہ کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا ہونے کے لئے درخواستِ دعا عرض ہے۔

مرحومہ کے عزیز و اقارب ابھی اس صدمہ سے دوچار تھے کہ ۲۶ اور ۲۷ نومبر کی درمیانی شب مرحومہ کا جوان سال نواسہ ہدایت اللہ اچانک بیمار ہو کر بعمر ۲۷ سال وفات پاگیا۔ ہدایت اللہ مرحوم کی والدہ بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب (سابق امیر جماعت کھاریاں) کو اس کی وفات کا اس قدر صدمہ پہنچا کہ وہ بے ہوش ہوگئیں اور ۲۷/۱۱/۷۵ بروز جمعرات بعد دوپہر قریباً ۲½ بجے اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کا جنازہ بھی ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸/۱۱/۷۵ بروز جمعہ بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پُرانے مخلص و فدائی صحابی کے اس خاندان کو اچانک پے در پے صدمات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین و پسماندگان کو صبر کے ساتھ اسے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومین کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ (صوفی) غلام محمد ناظر بیت المال خرچ۔ ربوہ)

مطالعۂ کتب!

ماہ دسمبر ۱۹۷۵ء کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "روئیدادِ جلسۂ دعا" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین اس کا مطالعہ اپنے اپنے خدام سے کرائیں اور اپنی کارگزاری سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

احمدی ڈاکٹروں کیلئے اسلام کی خدمت کا نادر موقع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اس وقت دنیا کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو مہم جاری ہے اس کے ایک حصہ یعنی مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کیلئے آٹھ دس ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے۔"

"اس لئے...... اُن پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو جو انگلستان میں یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں اُن کو مَیں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپکو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں......"

پس ایسے سب احمدی ڈاکٹر صاحبان جو بیرونی ممالک میں ہیں اپنے کوائف اور موجودہ ایڈریس سے ہمیں فوراً مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

جلسہ سالانہ کیلئے مختلف اشیاء کی ضرورت

جلسہ سالانہ خواتین انشاء اللہ العزیز ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء کو منعقد ہوگا۔ اسکے انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ لجنہ اماءاللہ کو بالٹیوں۔ ٹوکریوں۔ لالٹینوں۔ دسترخوانوں اور چٹائیوں کی ضرورت ہے۔ لجنات جتنی تعداد میں دے سکتی ہوں اطلاع دے دیں کوشش کرکے یہ سامان جلسہ سالانہ سے قبل ہی بھجوا دیا جائے۔ صاحبِ حیثیت بہنیں اگر بطورِ عطیہ گیس دے دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ ان کی بھی بہت ضرورت ہے۔

(صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

خریدارانِ "خالد" و "تشحیذ" توجہ فرمائیں!

خریدارانِ خالد و تشحیذ الاذہان سے گزارش ہے کہ ماہ دسمبر ۷۵ء کے رسائل کے ریپر پر اُن کا خریداری نمبر اور مدت خریداری درج ہے۔ براہ کرم جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے ہوئے خریداری نمبر اور چندہ خریداری ہمراہ لائیں۔

(مینیجر خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

عید کیلئے نیا سٹاک آگیا

اُون کی جرسیاں۔ پتلون۔ عوامی سوٹ شرٹس۔ وول نائلون سوٹ۔ ہر سائز میں، بہترین ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں نیز ہر قسم کے ملبوسات دیدہ زیب ڈیزائنوں میں موجود ہیں۔ پہلے آیئے سب سے اچھا لے جایئے

نصرت کلاتھ سٹورز

بشارت مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ

درخواست دعا

محترمہ اختر النساء صاحبہ زوجہ شیخ سعید احمد صاحب لاہور گنٹھیے کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ عبدالصمد صدر دواخانہ دارالصدر غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴